بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



قرآن پاک کے آداب

مصنف: محمد نعیم اللہ خاں قادری

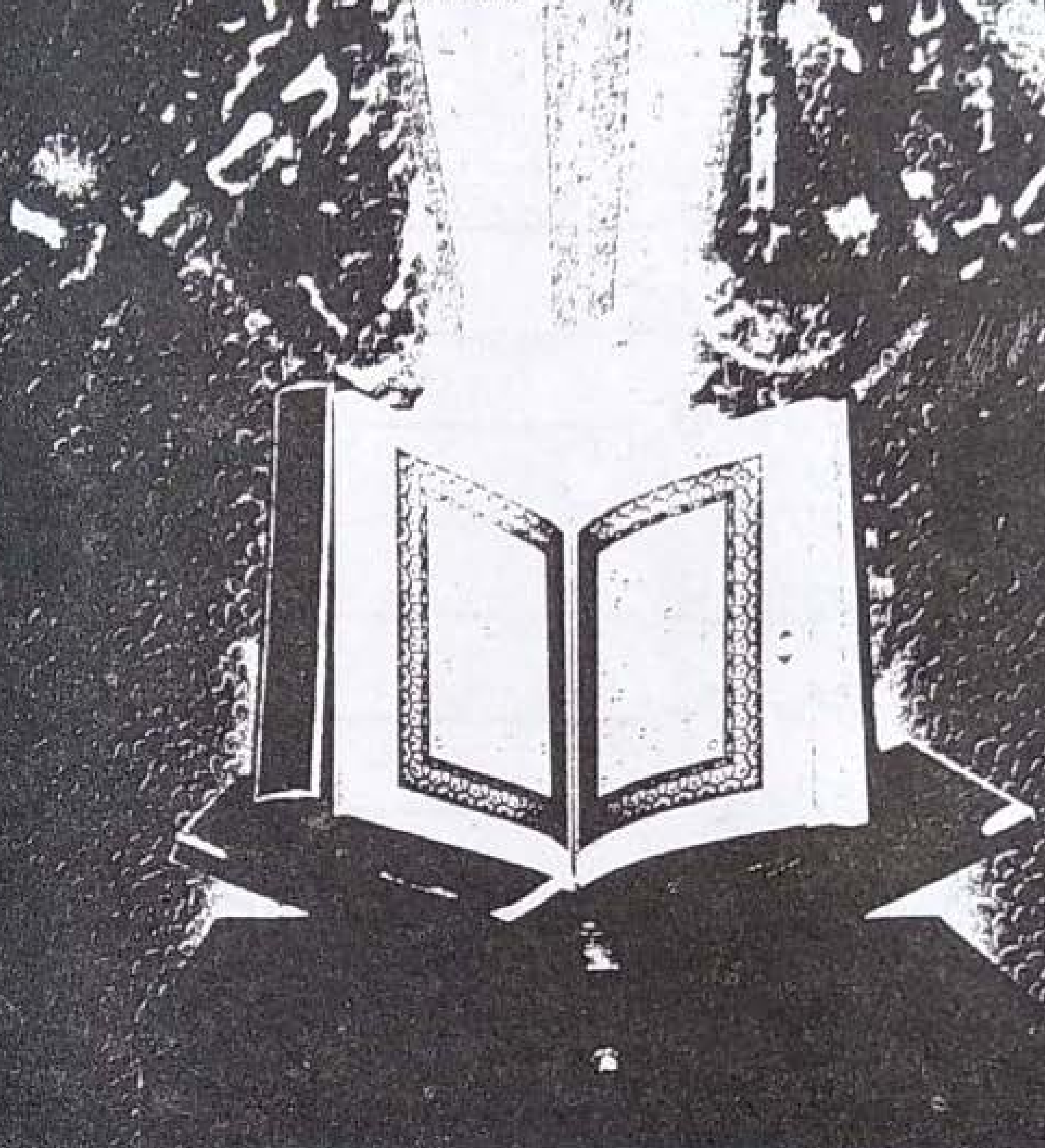
بی ایس سی۔ بی ایڈ

ایم اے۔ اردو۔ پنجابی۔ تاریخ

ناشر: مکتبہ فیضانِ اولیاء

جامع مسجد عمر روڈ کاموکے ضلع گوجرانوالہ فون: 0435-2266

بسم اللہ الرحمن الرحیم



قرآن پاک کے آداب

مصنف: محمد نعیم اللہ خان قادری

بی ایس سی۔ بی ایڈ
ایم اے اردو۔ پنجابی۔ تاریخ

ناشر: مکتبہ فیضان اولیاء

جامع مسجد عمر روڈ کاموکے ضلع گوجرانوالہ فون: 0435-2266

نام کتاب	______	قرآن پاک کے آداب
مصنف	______	محمد نعیم اللہ خاں
	______	بی ایس سی بی ایڈ
	______	ایم اے اردو' پنجابی' تاریخ
ناشر	______	مکتبہ فیضان اولیاء
	______	جامع مسجد عمر (رضی اللہ عنہ) روڈ کامونکے
	______	ضلع گوجرانوالہ۔ فون :0435-2266
کمپوزنگ	______	رضوی کمپوزنگ سنٹر
	______	مکتبہ رضائے مصطفےٰ دار السلام گوجرانوالہ
	______	فون نمبر :0431-217986
بار اول	______	جنوری 2001ء
قیمت	______	24 روپے

کتاب ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔ پروگریسو بکس لاہور۔ شبیر برادرز لاہور۔ اسلام بک ڈپو لاہور

رضا وراثی ہاؤس۔ مکتبہ نبویہ لاہور۔ مسلم کتابوی لاہور۔ مکتبہ قادریہ لاہور

مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ۔ مکتبہ غوثیہ گوجرانوالہ۔ مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ

انتساب

اس عظیم علمی شخصیت کے نام جس نے کاموں کے میں قرآن مجید فرقان حمید کا نور پھیلایا۔ جس کے شب و روز دین کی خدمت کے لیے ہی وقف تھے یعنی

مفتی محمد امین الدین بدایونی

رحمة الله علیه

اے اللہ! ان پر اپنی کروڑہا رحمتیں نازل فرما۔ (آمین)

اے اللہ! ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

ہدیۂ ناچیز طالب شفاعت رسول کریم ﷺ

محمد نعیم اللہ خاں

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

قرآن پاک کے آداب

ادب نمبر ۱: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اس کو بغیر وضو کے نہ چھوا جائے۔ناپاکی کی حالت میں چھونا حرام ہے۔ چھونے والا گنہگار ہو گا۔

پ ۲۷، سورہ الواقعہ آیت نمبر ۷۹ میں ہے۔

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ — اسے نہ چھوئیں مگر باوضو

جنبی مرد اور حیض و نفاس والی عورت کا چھونا حرام ہے۔ تلاوت کرنا حرام ہے حتیٰ کہ زبانی تلاوت کرنا بھی ان حالتوں میں حرام ہے کیونکہ اس میں کلام الٰہی کی توہین ہے۔ مختلف اوقات کی روزہ مرہ زندگی کی دعائیں پڑھ سکتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ شریف باب "مَاجَآءَ فِیْ قِرَآءَةِ الْقُرْآنِ عَلٰی غَیْرِ طَهَارَةٍ" میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَآئِضُ شَیْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنبی اور حائضہ ذرا سا بھی قرآن نہ پڑھیں۔

اگر اوپر غلاف چڑھا ہو تو بغیر وضو کے ہاتھ لگا سکتے ہیں اور ناپاکی کی حالت میں اس کی بھی اجازت نہیں۔

بغیر وضو کے درسی کتب درسائل وغیرہ سے قرآن پاک کی آیات پڑھ سکتے ہیں

لیکن ان پر انگلی وغیرہ نہیں رکھ سکتے۔

قرآن پاک کی تلاوت خواہ ناظرہ ہو یازبانی' وضو کر کے کی جائے۔

حافظ قرآن زبانی چلتے پھرتے آیات قرآنی تلاوت کر سکتا ہے لیکن مستحب اور افضل یہ ہے کہ باوضو ہو کر تلاوت قرآن پاک کرے۔

اگر کلام پاک کو بے وضو لیٹ کر پڑھے گا تب بھی ثواب تو ملے گا لیکن وہ ثواب حاصل نہ ہو گا جو باوضو بیٹھ کر پڑھنے سے حاصل ہو گا یا نماز کی حالت میں کھڑے ہو کر ہو گا۔ قران پاک کی سب سے زیادہ فضیلت نماز میں کھڑے ہو کر تلاوت کرنے کی ہے۔ قرآن پاک میں بھی ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَاماً وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے

وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ۔ اور کروٹ پر لیٹے۔

اس آیت قرآنی سے بھی تلاوت کرنے کی فضیلت اور اس کی حالتوں کا ذکر کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلے قیام کی حالت کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر بیٹھنے اور لیٹنے کی حالتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

جنبی مرد اور حیض و نفاس والی عورت قرآن پاک کی تلاوت کو سن سکتے ہیں۔

ادب نمبر ۲: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اس کی تلاوت کرنے سے پہلے خوشبو لگائی جائے نہ صرف خود کو قرآن پاک کو بھی خوشبو لگالیں نیز تلاوت کرنے سے پہلے مسواک کرنا بھی مستحب ہے۔ ٹوتھ برش کا استعمال بھی کر سکتے ہیں لیکن مسواک کرنے کی بہت زیادہ فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ ویسے بھی مسواک کرنا ٹوتھ برش کرنے سے بہتر ہے کیونکہ ٹوتھ پیسٹ میں ایسے

کیمیکل استعمال ہوتے ہیں جو بالآخر دانتوں اور مسوڑوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔اگر مسواک دستیاب نہ ہو تو ہاتھ کی انگلی سے اچھی طرح مسواک کر لینی چاہیے۔
سگریٹ نوشی کرنے والے حضرات کو تو ضرورت مسواک کرنی چاہیے۔بغیر مسواک یا ٹوتھ برش کئے تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔بو والے منہ سے جو تلاوت کی جائے گی اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں فرمائے گا۔

ادب نمبر۳: قرآن پاک کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اگر کوئی تلاوت قرآن پاک کر رہا ہے تو اس کے قریب بھی تمباکو نوشی وغیرہ نہ کی جائے بلکہ وہاں تو اگر بتی وغیرہ جلانی چاہیے۔

ادب نمبر٤: ہم اہل سنت وجماعت قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے پہلے اسے چومنے کو بھی قرآن پاک کے آداب میں سمجھتے ہیں کیونکہ قرآن پاک کو چومنا مستحب ہے۔ایسی طرح جب تلاوت قرآن پاک ختم کرنے لگیں اس وقت بھی اس کو چوم لیں۔

ادب نمبر٥: جس طرح نماز کے لیے کپڑوں کا پاک ہونا ضروری شرط ہے اسی طرح تلاوت قرآن پاک کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ پاکیزہ' اجلے اور صاف ستھرے کپڑے پہنے جائیں۔اگر زیادہ کپڑے نہ ہوں تو ایک صاف ستھرا کپڑوں کا جوڑا تلاوت قرآن پاک کرنے کے لیے الگ رکھ لیں۔اگر اس کی استعداد نہ ہو تو وہ کپڑے جو تلاوت قرآن پاک کرنے کے وقت پہنے ہوں' پاک اور صاف ستھرے ہوں۔

ادب نمبر ٦: قران پاک کے آداب میں سے ہے کہ اس کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھا جائے۔ اس سے بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے کہ اسے تلاوت قرآن پاک کرتے وقت بھکاتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔

فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ توجب تم قرآن پڑھو تواللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

(پ ۱۴ سورۂ النحل آیت نمبر ۹۸)

اور اسی طرح ہے۔

انہ من سلیمن وانہ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

اگر تلاوت قرآن پاک کرتے کوئی دنیوی کام پڑجائے کہ تھوڑی دیر کے لیے تلاوت چھوڑنی پڑے تو پھر جب دوبارہ تلاوت قرآن پاک شروع کریں تو پھر دوبارہ "اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" اور "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ لیناچاہیے۔ دوران تلاوت اگر اذان شروع ہو جائے تواس کاجواب دینے سے دوبارہ تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

اگر کوئی شخص سلام کر بیٹھے تواس کے سلام کاجواب دینے پر بھی دوبارہ تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

سورہ براۃ سے اگر تلاوت قرآن پاک شروع کریں تو "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیں اور اگر سورہ

براَت تلاوت کے بیچ میں آئے تو پھر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

مشکوٰۃ شریف "اختلاف قرأت کا بیان" کی تیسری فصل میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر سورہ کے درمیان فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم سے معلوم کرتے تھے۔

(وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ادب نمبر۷: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ تلاوت کرتے وقت قبلہ رخ ہو کر باادب طریقے سے بیٹھیں۔ مدرسوں میں اساتذہ کرام کو بھی چاہیے کہ وہ طالب علموں کو قبلہ رخ بٹھایا کریں بشرطیکہ کوئی مجبوری نہ ہو۔

ادب نمبر۸: قرآن پاک کے آذاب میں سے ہے کہ تلاوت کرتے وقت پاؤں سمیٹ کر بیٹھے پاؤں دراز کرنا ادب کے خلاف ہے۔

ادب نمبر۹: مجالس وعظ اور جمعہ کے خطبات میں حاضرین کی طرف منہ کر کے تلاوت کرنی چاہیے تاکہ وہ تلاوت کو پوری توجہ سے سنیں۔

ادب نمبر۱۰: تلاوت قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک کو اونچی جگہ یا چیز مثلاً رحل، تکیہ وغیرہ پر رکھ کر تلاوت کی جائے نا کہ اپنے سامنے زمین پر ہی رکھ کر۔ ہاں اگر رحل، تکیہ وغیرہ نہ ہوں تو اپنی گود میں اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر تلاوت کر سکتے ہیں۔

ادب نمبر ۱۱: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اس طرح پاؤں نہ پھیلائے جائیں' نہ پاؤں قرآن پاک سے اونچے کئے جائیں' نہ قرآن پاک کی طرف پیٹھ کی جائے اور نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہوں اور قرآن پاک نیچے ہو اور تلاوت قرآن پاک سے فارغ ہونے کے بعد اس کو اونچی اور مناسب جگہ رکھنا چاہیے تاکہ اس کی بے ادبی نہ ہو۔ جو قرآن پاک کو اونچی اور مناسب جگہ نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرماتا ہے۔

ادب نمبر ۱۲: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے۔ صرف چند آیتیں ہی کیوں نہ پڑھے۔

ادب نمبر ۱۳: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اسے ترتیب کے ساتھ پڑھا جائے۔ یہ نہیں کہ کبھی کوئی بڑی سورت پڑھ لی اور کبھی کوئی چھوٹی سورت۔ ہاں اگر ترتیب سے پڑھتے بڑی اور چھوٹی سورتیں علیحدہ علیحدہ دنوں میں پڑھ لی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

ادب نمبر ۱۴: تلاوت قرآن مجید کے آداب میں سے ہے کہ جب بلند آواز سے تلاوت کی جائے تو خوش الحانی کے ساتھ' قرأت کے حسن اور خوبصورت کے ساتھ عربی لب و لہجہ میں تلاوت کی جائے کہ سننے والے خود بخود اس کی طرف مائل ہوں اور ان کے دلوں پر اثر انداز ہو۔

قرآن پاک میں ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ — جنہیں ہم نے کتاب دی وہ جیسی چاہیے

حَقَّ تِلَاوَتِهٖ۔ اس کی تلاوت کرتے ہیں۔

(سورہ البقرہ'پ ۱'آیت نمبر ۱۲۱)

صحیح بخاری شریف فضائل القرآن کے باب "من لم یتغن بالقرآن" میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّااَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّهٗ يُرِيْدُ يَجْهَرُبِهٖ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ اتنی توجہ کے ساتھ اور کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنا اپنے نبی (سیدنا محمد مصطفٰے) کی جانب توجہ فرماتا ہے جبکہ وہ غنیٰ کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔" ان (حضرت ابو ھریرہ) کے ایک دوست نے کہا کہ اس سے ان کی مراد بلند آواز سے پڑھنا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ مشکوٰۃ شریف اداب التلاوۃ کی پہلی فصل میں بھی ہے۔

مشکوٰۃ شریف "اداب التلاوۃ" کی پہلی فصل میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے تلاوت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

مشکوٰۃ شریف کے اسی باب میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ النَّبِیِّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالٰی نبی کی اس آواز کے علاوہ جب وہ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں کسی آواز کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔

مشکوٰۃ شریف "اٰدَابُ التِّلَاوَۃِ" کی دوسری فصل میں ہے۔

عَنْ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ۔ (رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ والدارمی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی آواز کے ساتھ قرآن کو زینت دو۔ (یعنی حسن قرأت اختیار کرو)

یہ حدیث ابن ماجہ شریف باب فِیْ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ میں ہے۔

طبرانی کی ایک روایت ہے "اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔" (مرقاۃ ج ۲ ص ۶۱۴)

سنن ابن ماجہ شریف باب فی حسن الصوت بالقراٰن میں ہے۔

عَنْ فُضَالَۃَ ابْنُ عُبَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلّٰہِ اَشَدُّ اُذُنًا اِلَی الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ مِنْ صَاحِبِ الْقَیْنَۃِ اِلٰی قَیْنَتِہٖ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ تعالٰی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والے سے جس توجہ سے سنتا ہے ویسا گانے والی لونڈی سے اس کا مالک بھی نہیں سنتا۔

کنزالاعمال کی ایک روایت میں ہے۔ ”ہر شے کا زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور حسن صوت ہے۔“

سنن ابن ماجہ شریف "باب فِیْ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ" میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَسَمِعَ قِرَآءَةَ رَجُلٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقِیْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَیْسٍ فَقَالَ لَقَدْ اُوْتِیَ هٰذَا مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاؤُدَ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ ایک شخص کی قرأت کی آواز سنی۔ دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ الاشعری) آپ نے فرمایا انہیں آل داوٗد کے لہجوں میں سے لہجہ عطا ہوا ہے۔

اور بخاری شریف باب ”حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآءَةِ“ میں ہے۔

”ابوہریرہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا ”اے ابو موسیٰ! بے شک تمہیں آل داوٗد کی خوش الحانی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مرحمت فرمائی گئی ہے۔“

مشکوٰۃ شریف اٰدَابُ التِّلَاوَةِ کی تیسری فصل میں ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا ”قرآن کریم کی تلاوت حسن صوت کے ساتھ

حُسْناً. (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

کرو کیونکہ حسن قرأت قرآن کریم کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔

سنن ابن ماجہ شریف "باب فِیْ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ" میں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ ابْطَاْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً بَعْدَ الْعِشَآءِ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتِ قُلْتُ کُنْتُ اَسْمَعُ قِرَآءَةَ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِكَ لَمْ اَسْمَعْ مِثْلَ قِرَآءَتِهٖ وَصَوْتِهٖ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهٗ حَتّٰی اسْتَمَعَ لَهٗ ثُمَّ الْتَفَتَ عَلَیَّ فَقَالَ هٰذَا سَالِمٌ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ اُمَّتِیْ مِثْلَ هٰذَا.

حضرت عائشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شب تاخیر سے گھر پہنچی (مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد) آپ نے فرمایا کہاں دیر ہوئی، میں نے عرض کیا آپ کے ایک صحابی کی قرأت سن رہی تھی۔ اس جیسی قرأت اور آواز میں نے آج تک نہیں سنی۔ آپ میرے ساتھ سننے کے لیے چلے پھر مجھ سے فرمایا یہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے میری امت میں اس جیسے لوگ پیدا کئے ہیں۔

ادب نمبر ۱۵: تلاوت قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے کہ اس کے ہر لفظ کا حق ادا ہو جائے اور خوش الحانی کے ساتھ الفاظ ادا کئے جائیں۔ اس طرح نہ پڑھا جائے جیسے کہ تیز تیز پڑھنے کا عام لوگوں میں رواج ہے تاکہ جلد از جلد اس کام سے فارغ ہو جائیں۔ اگر سامعین

سن رہے ہوں تو ان کو ایک ایک لفظ پوری طرح سمجھ آرہا ہو۔ ٹھہر ٹھہر کر پورا مفہوم ادا کر کے صاف صاف پڑھنا جلدی جلدی زیادہ پڑھنے سے کئی گنا افضل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلاً۔ اور قرآن حکیم خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

(پ ۲۹، سورہ المزمل آیت نمبر ۴)

مشکوٰۃ شریف کتاب "فضائل القرآن" کی دوسری فصل میں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِى الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا۔(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُد وَالنَّسَآئِىُّ)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن کریم کی تلاوت کر اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ جس طرح تو دنیا میں پڑھتا تھا اور تیری منزل وہ ہوگی جہاں تک کہ تو آخری آیت تلاوت کرے۔

مشکوٰۃ شریف کتاب فضائل القرآن کی پہلی فصل میں ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ترتیل اور صحیح طریقہ پر قرآن کریم کی

الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ یَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَآقٌّ لَّهٗ اَجْرَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

تلاوت کرنے والا معزز و بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا لیکن جو قرآن کریم کو دقت کے ساتھ اٹک کر پڑھتا ہے۔ اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔

مشکوٰۃ شریف" اٰدَابُ التِّلَاوَۃِ کی پہلی فصل میں ہے۔

عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ کَیْفَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا قرآن شریف پڑھنے کا کیا انداز تھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام ترتیل کے ساتھ طویل قرأت فرماتے اور تلاوت سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے اور بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے۔ اسی طرح رحمٰن ورحیم کو بھی کھینچ کر پڑھتے تھے۔

بخاری شریف میں یہ حدیث فضائل القرآن کے باب مدالقرآءۃ میں ہے۔

مشکوٰۃ شریف آداب التلاوۃ کی دوسری فصل میں ہے۔

عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَۃَ عَنْ قِرَاءَۃِ النَّبِیِّ

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلی بن مملک سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھِیَ تَنْعَتُ قِرَآءَۃً مُّفَسَّرَۃً حَرْفاً حَرْفاً۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی قرات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے حرفاً حرفاً نبی علیہ السلام کی قرأت سے آگاہ فرمایا۔

مشکوٰۃ شریف کی اسی فصل میں ہے۔

عَنْ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَطِّعُ قِرَآءَتَہٗ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقُوْلُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ۔

امام ابن جریج ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین نے فرمایا "رسول اللہ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے تھے۔ الحمد للہ رب العالمین پڑھتے پھر وقفہ فرماتے پھر الرحمٰن الرحیم پڑھتے اور توقف فرماتے تھے۔

صاحب ترمذی نے فرمایا "اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب لیث نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے یعلی بن مملک سے انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ سے روایت کیا۔ جناب لیث کی مروی حدیث اگر متصل ہے تو صحیح تر ہے جو اوپر درج کی گئی ہے۔

ادب نمبر ۱٦: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک کو تجوید و قرأت کے ساتھ پڑھا جائے۔ تجوید و قرأت سے پڑھنے کا ثواب عام طریقہ سے پڑھنے کی نسبت کئی گنا زیادہ ہے کیونکہ قرآن پاک تجوید کے ساتھ نازل ہوا ہے۔

اس لیے ہمیں اس کو سیکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ علماء کرام تو لکھتے ہیں کہ اس کا سیکھنا فرض کفایہ ہے اور جو بغیر تجوید کے پڑھے گا وہ گناہ گار ہو گا۔ جو تجوید کے مطابق نہیں پڑھتا اس کی تلاوت غلط ہے کیونکہ اس کی تلاوت حضور ﷺ کی تلاوت کے مطابق نہیں ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلاً — اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

(پ ۲۹ سورہ مزمل آیت نمبر ۴)

تجوید کے مطابق نہ پڑھنے سے حروف اس کے صحیح مخرج سے ادا نہیں ہوتے جس سے لفظ کا مطلب کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔

تجوید کا علم جاننے کے لیے درج ذیل رسائل و کتب کا مطالعہ کریں جو کہ تجوید کے موضوع پر بہت مفید اور معلوماتی ہیں۔

۱۔ "اَلْمُقَدِّمَةُ الْجَزْرِيَه" لعلامہ شمس الدین محمد بن محمد الجزری رضی اللہ عنہ

مع تحفة الاطفال للجمزوری

للعلامۃ الشیخ سلیمان بن حسین بن محمد الجمزوری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

ان دونوں رسائل کا ترجمہ قاری محمد یوسف بغدادی نے کیا ہے اور ان کو اکٹھا ہی مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لاہوری گیٹ لاہور نے شائع کیا ہے۔

۲۔ "احسن التجوید" مصنفہ حضرت مولانا قاری محمد اظہر حسن صاحب عرف ابرار احمد صدیقی امروہی۔ شیخ التجوید دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور (علاقہ میسور اسٹیٹ) اس رسالہ کو مکتبہ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور نے شائع کیا ہے۔

۳۔ ''مقدمۃ التجوید'' مولفہ ابو عطاء المصطفیٰ قاری محمد یوسف صدیقی علیہ الرحمۃ جامعہ صدیقیہ سراج العلوم بیرون مستی گیٹ متصل جنرل بس اسٹینڈ لاہور۔

۴۔ ''علم التجوید'' مولفہ حضرت مولانا قاری العصر قاری عالم اسلام جناب غلام رسول صاحب

اسے ادارہ الاویس لاہور نے شائع کیا ہے۔

۵۔ ''احکام ترتیل'' اعلحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اسے بزم عاشقان مصطفیٰ لاہور نے شائع کیا ہے۔

۶۔ ''قواعد علم تجوید بروایت حفص'' از قلم قاری خدا بخش بصری

معلم جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ لاہور۔

''المقدمۃ الجزریہ'' امام محمد ابن جزری صفحہ ۹ ''باب معرفۃ التجوید'' میں ہے۔

ترجمہ: اور تجوید کا حاصل کرنا واجب و لازم ہے جو قرآن کو تجوید سے نہیں پڑھتا وہ گنہگار ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تجوید کے ساتھ نازل فرمایا اور اسی طرح اللہ کی طرف سے ہماری طرف پہنچا۔

اس کے علاوہ تجوید تلاوت کا زیور ہے اور قرأت کی زینت ہے۔

اور تجوید حروف کو ان کا حق یعنی صفات لازمہ اور صفات عارضہ دینا ہے۔

اور حروف کا ان کے اصل کی طرف لوٹانا ہے اور ہر حرف اپنی مثال آپ ہے۔

ہر لفظ کو تکلف اور حد سے تجاوز کئے بغیر ادا کیا جائے۔

اور تجوید کو پڑھنے اور چھوڑ دینے میں فرق صرف یہ ہے کہ آدمی محنت سے مشق

کرتا ہے۔

حضرت مولانا قاری محمد اظہر حسن صاحب "احسن التجوید" کے صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالٰی نے اپنے کلام پاک میں ترتیل یعنی تجوید کے ساتھ قرآن شریف پڑھنے کا حکم فرمایا ہے یعنی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔ **ترجمہ** : قرآن کو ضرور ترتیل کے ساتھ پڑھیے۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ترتیل کے معنی تجوید الحروف ومعرفۃ الوقوف بیان فرمائے ہیں۔ یعنی حرفوں کو ان کے مخرج اور صفات سے ادا کرنا اور وقف کے مواقع اور قاعدے پہچاننا۔ اگر قرآن شریف کو تجوید سے نہ پڑھا جائے تو غلطی ہوگی اور پڑھنے والا گنہگار ہوگا کیونکہ اللہ تعالٰی نے قرآن شریف کو تجوید سے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور اللہ تعالٰی کے حکم کی تعمیل فرض ہے۔ پس تجوید کے خلاف قرآن شریف پڑھنے والا اللہ پاک کا نافرمان ہے اور جو خداوندپاک کی نافرمانی کرے وہ یقیناً گنہگار ہے۔ حدیث شریف میں ہے "رُبَّ قَارِئٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُهٗ" یعنی بعض لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے مطلب یہ کہ جو شخص قرآن غلط پڑھے اس پر خود قرآن ہی لعنت کرتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ قرآن شریف کو تجوید سے پڑھے تاکہ غلطی نہ ہو۔"

ابو عطاالمصطفٰی قاری محمد یوسف صدیقی رحمۃ اللہ علیہ "مقدمۃ التجوید" کے صفحہ ۲۰ پر فرماتے ہیں۔

سوال: تجوید کا حکم قرآن وسنت کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے؟

جواب: تجوید کا واجب اور لازمی ہونا قرآن و سنت، اجماع و قیاس اور آئمہ فقہاء سبھی سے ثابت ہے۔ سب سے پہلی دلیل سورہ مزمل کی یہ آیت ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً — اور قرآن حکیم خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

رعایت وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو تا بہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔ (تفسیر کنزالایمان)

حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر یوں ارشاد فرمائی ہے۔

اَلتَّرْتِیْلُ هُوَتَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ. — یعنی ترتیل نام ہے حروف کو تجوید سے ادا کرنے اور وقف وابتداء کے محل و طریقہ پہچاننے کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے ترتیل کے دو جز بیان فرمائے ہیں اور دونوں کا تعلق معنی سے ہے کیونکہ حروف کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہیں اور اسی طرح بے موقع کرنے سے غلط معنی کا ابہام پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت علامہ بیضاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَیْ جَوِّدِالْقُرْاٰنَ تَجْوِیْداً — "قرآن بہترین ادائیگی کے ساتھ پڑھو

اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لغت کی رو سے ترتیل کے معنی ہیں واضح اور صاف پڑھنا اور شریعت میں ان سات چیزوں کی رعایت رکھنے کا نام ترتیل ہے۔

۱﴾ حرف کو اس کے مخرج سے نکالنا

۲ وقف وابتداء کا پہچاننا

۳ تینوں حرکات کو صحیح ادا کرنا

۴ آواز کا قدرے بلند کرنا

۵ عمدہ آواز کے ساتھ پڑھنا

۶ تشدید و مد کا خیال رکھنا

۷ ترہیب و عذاب کی آیات پر دعاء اور استغفار کرنا اور ترغیب و ثواب کی آیت پر جنت کے لیے سوال کرنا۔

اور ارشاد خداوندی ہے۔

وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا یعنی ہم نے قرآن مجید کو تجوید و ترتیل ہی کے ساتھ نازل کیا ہے۔

اور حضور پر نور ﷺ کے صدقہ میں صحابہ کرام اور ائمہ و شیوخ کے ذریعہ قرآن حکیم تجوید کے ساتھ حق تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے۔

قرآن مجید کی یہ آیت بھی تجوید کے وجود کی دلیل ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ. یعنی جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں۔

سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ”حق تلاوت یہ ہے کہ قرآن کریم کے حلال کو حلال جانے' اس کے محرمات کو حرام سمجھے اور اس کے حروف کو صحیح ادا کرے۔ غفلت سے غلط پڑھنا حرام ہے اور عمداً غلط پڑھنا کفر ہے کیونکہ یہ بھی قرآن مجید کی تحریف ہے۔“

(تفسیر نعیمی)

اور حجۃ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں : حق تلاوت یہ ہے کہ تلاوت میں زبان و عقل اور دل تینوں شریک ہوں۔

۱﴿ زبان کا حصہ حروف کی تصحیح

۲﴿ عقل کا صحیح معانی و مطالب کی تفسیر

۳﴿ دل کا حصہ اطاعت و نصیحت پذیری ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَأَ الْقُرْاٰنُ كَمَا اُنْزِلَ۔ (اخرجه ابن خزيمه فى الصحيح)

یعنی زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضور پر نور ﷺ کا یہ ارشاد گرامی روایت ہے کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کو اس طرح پڑھا جائے جس طرح وہ نازل کیا گیا۔"

نیز حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اِقْرَأُ الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا۔

یعنی قرآن مجید کو اہل عرب کے لب و لہجہ اور ان کے آوازوں کے مطابق پڑھو

حضور پر نور ﷺ افصح العرب اور مجود اعظم تھے۔ آپ کی فصاحت و بلاغت کا سکہ اہل عرب کے بڑے بڑے فصحاء و بلغاء کو بھی تسلیم کرنا پڑا۔

؎ تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے

کوئی جانے منہ میں زبان نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

(اعلٰحضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ)

حضور پرنور ﷺ کے طرق تلاوت صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ قرأت اور اصحاب روایت ودرایت کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں۔ جو شخص قرآن مجید کو خلاف تجوید پڑھتا ہے وہ یقیناً غلط پڑھتا ہے اور اس کی تلاوت حضور اکرم ﷺ کی تلاوت کے خلاف ہے۔

ایک حدیث شریف قرآن مجید غلط پڑھنے والے لوگوں کے لیے بطور تنبیہ نقل کی جاتی ہے تاکہ اس سے عبرت حاصل کر کے قرآن مجید صحیح پڑھنے کی کوشش کریں۔

رُبَّ قَارِءٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ۔ یعنی بہت سے قرآن مجید پڑھنے والے ایسے پڑھتے ہیں کہ قرآن مجید ان پر (غلط پڑھنے کی وجہ سے) لعنت کرتا ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کے مصداق تین طرح کے لوگ ہیں۔

۱۔ تجوید کے خلاف قرآن شریف پڑھنے والے۔

۲۔ قرآن کے مطابق عمل نہ کرنے والے۔

۳۔ اور اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے۔

اللہ تعالٰی حضور پرنور ﷺ کے طفیل ہمیں ان تینوں طرح کی خرابیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

اس مضمون کے آخر میں اعلٰحضرت عظیم البرکت رحمتہ اللہ علیہ کے فتاویٰ رضویہ

سے تجوید کے لازم وواجب ہونے کے متعلق چند فتاویٰ درج کیے دیتا ہوں تاکہ اہل سنت حضرات علم تجوید حاصل کرنے اور پھیلانے میں پوری سعی و کوشش کریں۔

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اکثر جہلاء قواعد تجوید سے انکاری ہیں اور ناحق بتاتے ہیں۔

الجواب: تجوید قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت و واجب اور علم دین ہے۔ تجوید نص قطعی قرآن و اخبار متواترہ سید الانس والجان علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام و اجماع تمام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ کرام علیہم الرضوان المدام حق و واجب ہے۔ تجوید علم و دین شرح الٰہی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا۔

ایک اور مقام پر آپ نے یہ فتویٰ لکھا ہے کہ صحیح طور پر مخارج و حروف ادا نہ کرنے والے کو نماز میں امام نہ بنایا جائے کیونکہ غلط پڑھنے کی وجہ سے جب اس کی اپنی نماز نہیں ہوتی تو دوسروں کی کیسے ہو گی؟

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو قرآن مجید صحیح پڑھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (فقیر صدیقی غفرلہ)

اس سے آگے قاری محمد یوسف صدیقی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "مقدمہ التجوید" میں تجوید پر مکمل معلومات بہم پہنچائی ہیں۔

ادب نمبر ۱۷: قرآن پاک کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ظاہری و باطنی معنوں اور اس کے عجائب و غرائب پر غور و فکر کیا جائے۔ اس لیے

چاہیے کہ قرآن پاک کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ کسی مستند عالم دین کے حواشی قرآن یا تفسیر کا مطالعہ بھی کیا جائے۔

قرآن پاک کو انگریزی یا کسی دوسری زبان کے ترجمہ میں پڑھنے سے ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ اس کو عربی زبان میں عربی لب ولہجہ میں پڑھنا نہایت ضروری ہے۔

جو ادارے قرآن پاک کو عربی کے بغیر صرف انگلش میں اس کا متن چھاپتے ہیں انہیں اس سے باز آجانا چاہیے کیونکہ دوسری زبان کسی طرح بھی قرآن پاک کے عربی الفاظ کا صحیح مفہوم ادا نہیں کر سکتی۔

مشکوٰۃ شریف کتاب فضائل القران کی تیسری فصل میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَآئِبَهٗ وَغَرَآئِبُهٗ فَرَائِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ۔	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کے معانی و مطالب بیان کرو اور اس کے غرائب کا اتباع کرو اور غرائب سے مراد اس کے احکام و حدود ہیں۔
(رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)	بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا

مشکوٰۃ شریف اٰدَابُ التِّلَاوَةِ کی دوسری فصل میں ہے۔

عَنْ صُهَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔	حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا قرآن پر ایمان نہیں جو قرآن کے حرام کئے ہوئے کو حلال جانے۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ	

اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں)

قرآن مجید کے حرام و حلال کو جاننے کے لیے بھی ضروری ہے کہ اس کا ترجمہ پڑھا جائے۔ اسے سمجھا جائے۔

ادب نمبر۱۸: قرآن پاک کی تلاوت کے آداب میں سے ہے کہ تلاوت کے دوران دل کو حاضر رکھا جائے کیونکہ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہے اور کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں دل حاضر نہ ہو اور تلاوت خوشی اور سرور سے کرے تاکہ دل برداشتہ ہو کر پڑھے۔ اس لیے جب تلاوت میں دل نہ لگے اور سرور حاصل نہ ہو تو اسی وقت تلاوت کو کسی اور وقت کے لیے موقوف کر دینا چاہیے۔

مشکوٰۃ شریف اٰدَابُ التِّلَاوَۃِ کی پہلی فصل میں ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَاائْتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک تم میں ذوق و شوق باقی رہے تو تلاوت کرتے رہو لیکن جب طبیعت منتشر ہونے لگے تو (تلاوت کرنے سے) کھڑے ہو جاؤ۔

یہ حدیث بخاری شریف فضائل القرآن کے باب اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَاائْتَلَفَتْ قُلُوْبُکُمْ میں ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگ قرآن کی تلاوت

کرتے ہیں حالانکہ قرآن ان کو لعنت کرتا ہے۔

بعض علماء نے فرمایا کہ جب انسان قرآن پڑھتا ہے پھر اور گفتگو اس میں ملا دیتا ہے پھر پڑھنے لگتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تجھے ہمارے کلام سے کیا تعلق۔

امام غزالی احیاء العلوم میں لکھتے ہیں۔

"توراۃ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے بندے تجھے مجھ سے شرم نہیں آتی کہ اگر تو سفر میں ہوتا ہے اور کسی بھائی کا خط تیرے پاس آتا ہے تو راستہ سے ہٹ کر بیٹھ جاتا ہے اور خط کا ایک ایک حرف پڑھتا ہے کہ اس سے کوئی مطلب نہیں رہ جاتا اور میں نے جو تجھ پر اپنی کتاب اتاری تو دیکھ لے کہ تیرے لیے کیسے مفصل بیان فرمایا اور کس طرح ایک ایک بات کو کئی کئی دفعہ ذکر کیا' اس لیے کہ تو اس کے طول و عرض کو سمجھے مگر تو اس سے روگردانی کرتا ہے۔ میں تیرے نزدیک تیرے بھائی سے بھی گذر گیا کہ اس کے خط کو غور سے پڑھا اور میری کتاب کو بے پرواہی سے۔ اے میرے بندے اگر تیرا کوئی بھائی تیرے پاس آکر بیٹھتا ہے تو تو اس کی طرف کامل توجہ سے التفات کر کے ہمہ تن اس کی گفتگو سنتا ہے اور اگر کوئی بول اٹھتا ہے یا کوئی اور کام تجھے پیش ہوتا ہے تو تو اس سے اشارہ کر دیتا ہے کہ ٹھہرو لیکن میں تیری طرف متوجہ ہوں اور تجھ سے باتیں کرتا ہوں اور تو اپنے دل سے میری طرف سے روگردانی کی میری قدر اپنے کسی بھائی کے برابر نہیں کرتا۔"

ادب نمبر ۱۹: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اس کی تلاوت کرنا ہر مسلمان کو اپنی زندگی میں روزانہ کا معمول بنا لینا چاہیے تا کہ کبھی کبھار یا صرف

رمضان میں تلاوت کرلی اور باقی سارا سال اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور نہ ہی اتنی جلدی اور تیزی سے پڑھنا چاہیے کہ کچھ سمجھ ہی نہ آئے۔

مشکوٰۃ شریف آداب التلاوۃ کی دوسری فصل میں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَفْقَہُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنِ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ)	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وہ شخص جس نے قرآن کریم تین دن سے کم میں ختم کیا وہ اس کو کچھ بھی نہ سمجھ سکے گا۔"

احیاء العلوم امام غزالی میں ہے۔ "بہت اور تھوڑا پڑھنے میں لوگوں کی عادت جدا جدا ہے۔ کوئی دن رات میں ایک ختم کرتا ہے اور کوئی دو، بعض نے تین ختم تک پہنچا دیا ہے اور بعض لوگ مہینہ میں ایک ختم کرتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ مقدار قرأت میں حضور ﷺ کے اس اشارہ کی طرف رجوع کیا جائے جو فرمایا "جس نے قرآن کو تین روز سے کم پڑھا اس نے اسے نہیں سمجھا۔" اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مقدار سے زیادہ پڑھنا تلاوت کما حقہ کو مانع ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب کسی کو سنا کہ قرآن مجید کو بہت جلد پڑھتا ہے تو فرمایا کہ اس نے نہ تو پڑھا نہ چپکا رہا۔ اور حضور ﷺ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرمایا کہ ہفتہ میں ایک ختم کیا کرو۔ اور چند لوگ اصحاب میں سے ایسا ہی کرتے کہ ایک ہفتہ میں ایک ختم کرتے تھے۔ مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سب کا یہی دستور تھا۔ غرض

کہ ختم کہ چار درجے ہیں ایک تو یہ کہ دن رات میں ایک ختم کرنا اسے بعض فقہاء نے مکروہ کہا ہے اور ایک یہ کہ تیس پاروں میں سے ایک ہر روز پڑھ کر مہینے میں ایک ختم کریں اور یہ قرأت گویا یہ کم ہے جیسے سے اول صورت بہت زیادہ ہے اور ان دونوں کے درمیان میں درمیانے ذرجے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہفتہ میں ایک بار ختم کریں اور دوسرے یہ کہ ہفتہ میں دوبار تاکہ تین دن کے قریب میں ایک ختم ہو جائے۔"

بخاری شریف فضائل القرآن کے باب فِیْ کَمْ یُقْرَأُ الْقُرْاٰنُ وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاقْرَءُوْا مَاتَیَسَّرَ مِنْہُ" میں ہے۔

"سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن شبرمہ نے فرمایا کہ جب میں نے اس بات میں غور کیا کہ ایک آدمی کو کم از کم کتنا قرآن مجید کفایت کرتا ہے تو مجھے تین آیتوں سے کم کوئی سورت نہ ملی تو میں نے کہا کہ کوئی آدمی تین آیتوں سے کم نہ پڑھے۔"

بخاری شریف کے اسی باب میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے ایک حسب و نسب والی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا تو وہ اپنی بہو سے حال چال دریافت کرتے رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اس سے اس کے خاوند (یعنی میرے) متعلق پوچھا تو اس نے کہا: وہ آدمی تو بہت اچھے ہیں مگر میرے آنے سے آج تک میرے بستر پر اپنے قدم نہیں رکھے اور میرے نزدیک بھی نہیں پھٹکے۔ کافی دنوں کے بعد انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیجو۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ عرض گذار ہوا کہ روزانہ۔ فرمایا: قرآن کریم کیسے ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہر رات میں ختم کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا/ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو اور مہینے میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کر لیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ہر جمعہ (یعنی ہفتے) کے دوران تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض پرداز ہوا کہ اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ داؤدی روزے رکھ لیا کرو جو سب سے افضل ہیں کہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن افطار کیا کرو اور سات راتوں کے اندر قرآن کریم ایک مرتبہ ختم کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ کاش! میں رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے فائدہ اٹھاتا کیونکہ اب تو میں بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوں۔ وہ اپنے گھر والوں کو قرآن کریم کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تاکہ دن میں دور کر لینے کے باعث رات کے وقت پڑھنا آسان ہو جائے اور جب طاقت حاصل کرنا چاہتے تو متواتر کئی روز افطار کرتے اور بعد میں حساب کر کے روزوں کی گنتی پوری کر دیتے کیونکہ انہیں یہ ناپسند تھا کہ نبی کریم ﷺ سے جو عہد کیا تھا۔ اس میں سے کوئی چیز رہ جائے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے تین دن بعض نے پانچ دن اور اکثر نے سات دن میں ختم کرنے کے متعلق فرمایا ہے۔

ادب نمبر ۲۰: تلاوت قرآن پاک کے آداب میں سے کہ حافظ قرآن ہونے کے باوجود اسے دیکھ کر تلاوت کی جائے کیونکہ اس کا ثواب زبانی پڑھنے سے بہت زیادہ ہے۔ اس سے آنکھوں کو قرآن پاک کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہو

جاتا ہے نیز بندہ شیطانی وساوس سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا دھیان ادھر ادھر نہیں جاتا، جس سے بندہ توجہ اور سکون کے ساتھ تلاوت کرتا ہے۔

قرآن پاک کا ہاتھ سے چھونا (باوضو ہو کر) بھی عبادت ہے۔

مشکوٰۃ شریف کتاب فضائل القرآن کی تیسری فصل میں ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسِ نِ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَآءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَّقِرَآءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ. (رَوَاهُ الْبَيْهِقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)	حضرت عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید کو یاد سے پڑھنا ہزار درجہ (اجر کا سبب) ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار درجہ (ثواب) کا سبب ہوتا ہے۔ (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا)

کنز العمال ج ۱، ص ۱۲۸ پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی سب سے بہتر عبادت دیکھ کر قرآن پڑھنا ہے۔"

بعض روایات میں آیا ہے کہ قرآن کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

(اشعۃ اللمعات ج ۲، ص ۱۵۱)

ادب نمبر ۲۱: مردوں کے لیے تلاوت قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اسے مردانہ لب ولہجہ کے ساتھ تلاوت کریں کیونکہ قرآن پاک کا نزول

مردانہ لب ولہجہ میں ہوا ہے۔ اس لیے مردوں کو عورتوں جیسے لب ولہجہ میں تلاوت قرآن پاک نہیں کرنی چاہیے نیز تلاوت قرآن پاک گانے اور نوحہ کے طرز پر بھی نہ کی جائے بلکہ عربی لب ولہجہ میں تلاوت کی جائے اور نہ تلاوت قرآن کر کے مانگا جائے۔

مشکوٰۃ شریف "اٰدَابُ التِّلَاوَةِ" کی تیسری فصل میں ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُ الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِىْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِىْ كِتَابِهٖ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم کو عربوں کے لہجہ اور انداز میں پڑھو گویوں اور اہل کتاب یعنی تورات وانجیل کے ماننے والوں کے انداز میں نہ پڑھو اور میری حیات ظاہری کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت قرآن گویوں اور نوحہ خوانوں کے انداز میں پڑھے گی اور ان کا حال یہ ہو گا کہ قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اور ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ اس کے علاوہ جو لوگ ان کی تلاوت کو پسند کریں گے ان کے دل بھی مبتلائے فتنہ ہوں گے۔ (شعب الایمان، رزین)

مشکوٰۃ شریف اختلاف قرأت کا بیان کی دوسری فصل میں ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ

ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرا گزر ایک قصہ گو پر ہوا جو تلاوت قرآن کر کے بھیک مانگ رہا تھا۔ اس وقت جناب عمران نے انا للله وانا الیہ راجعون پڑھا اور یہ کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کر کے اللہ سے مانگو اور عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھ کر بندوں سے طلب کرے گی۔ (احمد' ترمذی)

ادب نمبر ۲۲: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جب کوئی اس کی تلاوت کر رہا ہو تو اس کو توجہ سے کان لگا کر سنا جائے اور اس کے نزدیک شور و غوغا اور اونچی آواز میں بات چیت نہ کی جائے کیونکہ یہ کافروں کا شیوہ ہے۔

قرآن پاک میں ہے۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔	اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(پ ۹' سورہ الاعراف' آیت ۲۰۴)

آج کل جو ریڈیو اور ٹی وی پر تلاوت قرآن پاک کی جاتی ہے۔ اسے اکثر و بیشتر لوگ غور سے کان لگا کر نہیں سنتے۔ ادھر تلاوت ہو رہی ہوتی ہے' ادھر لوگ اس کے دوران ہی اپنے کام کاج میں مصروف ہوتے ہیں۔ اس لیے حکومت کو چاہیے کہ اسے فوراً بند کروا دے۔ عوام سے بھی اپیل کی جاتی ہے کہ جب ریڈیو' ٹی وی پر

تلاوت قرآن پاک ہو رہی ہو تو اپنے کام کاج چھوڑ کر اپنی توجہ تلاوت قرآن پاک پر مرکوز کریں اور کافروں کے سے طریقے نہ اپناتے جائیں۔ ریڈیو، ٹی وی والوں کو بھی چاہیے کہ ہر روز تلاوت شروع کرنے سے پہلے اس کے چند آداب مختصراً بیان کر دیا کریں۔

ادب نمبر ۲۳: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک پر ٹیک نہ لگائی جائے اور نہ اسے تکیہ بنایا جائے کیونکہ اس میں قرآن پاک کی توہین اور بے حرمتی ہے اور اسی طرح جب تلاوت کر رہے ہوں اس وقت بھی کسی چیز مثلاً تکیہ وغیرہ سے ٹیک نہ لگائی جائے۔

مشکوٰۃ شریف اٰدَابُ التِّلَاوَۃِ کی تیسری فصل میں ہے۔

عَنْ عُبَیْدَۃَ الْمُلَیْکِیِّ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَااَھْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْہُ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ مِنْ اٰنَآءِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَفْشُوْہُ وَتَغَنَّوْہُ وَتَدَبَّرُوْا مَافِیْہِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَہٗ فَاِنَّ لَہٗ ثَوَاباً۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عبیدہ الملیکی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف میسر ہوا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کریم سے ٹیک نہ لگاؤ اور اس کی اس کے حق کے مطابق تلاوت کرو۔ خواہ رات کے وقت یا دن میں۔ قرآن کریم بلند آواز کے ساتھ اچھی آواز سے تلاوت کرو۔ مضامین قرآن پر غور کرو تاکہ فلاح پاؤ اور اس قرأت کا اجر فوری طلب نہ کرو کیونکہ یہ (تاخیر) بڑے اجر کا سبب ہے۔ (شعب الایمان)

ادب نمبر ۲۴: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ تلاوت ایسے خشوع وخضوع سے کی جائے جیسے بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہیبت وجلال کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت الحاح وزاری سے التجائیں کر رہا ہو اور واضح طور پر ایسا محسوس ہو رہا ہو کہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہیبت وجلال سے اسے ڈر وخوف محسوس رہا ہے۔

مشکوٰۃ شریف اٰدَابُ التِّلَاوَۃِ کی تیسری فصل میں ہے۔

عَنْ طَاءُ وْسٍ مُّرْسَلاً قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتاً لِّلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَآءَۃً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَہٗ یُقْرَأُ اُرِیْتَ اَنَّہٗ یَخْشَی اللّٰہَ قَالَ طَاءُ وْسٌ وَّکَانَ طَلْقٌ کَذَالِکَ. (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

طاؤس سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں تلاوت قرآن کے سلسلہ میں حسن صوت اور حسن قرأت والا شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شخص وہ ہے کہ جب وہ تلاوت کرے تو سننے والے کو یہ معلوم ہو کہ وہ شخص خوف خدا رکھتا ہے۔ راوی کہتے ہیں جناب طلق میں یہ خصوصیت تھی۔ (دارمی)

ایک حدیث میں اس طرح مروی ہے کسی سے بھی اتنا عمدہ قرآن سننے میں نہیں آسکتا جتنا اس شخص سے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

(احیاء العلوم امام غزالی ج ۱ ص ۲۹۴)

سنن ابن ماجہ شریف "باب فِیْ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ" میں ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْاٰنِ الَّذِیْ اِذَا سَمِعْتُمُوْہُ یَقْرَءُ حَسِبْتُمُوْہُ یَخْشَی اللّٰہَ۔	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے والا وہ ہے کہ جب تم اس کا قرآن سنو تو یہ خیال کرو کہ وہ خوف خداوندی سے لرز رہا ہے۔

ادب نمبر ۲۵: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اس کی تلاوت کے وقت غمگین ہو اور روئے۔ دل میں خشوع خضوع اور حزن و ملال پیدا ہو۔ اگر رو نہ سکیں تو رونے کی صورت ہی بنالیں اور جب کوئی دوسرا تلاوت کر رہا ہو تو پھر بھی قرآن سن کر آبدیدہ ہوں۔

قرآن پاک میں ہے۔

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَاباً مُّتَشَابِھاً مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَ قُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (سورہ الزمر پ۲۳' آیت ۲۳)	اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول تا آخر ایک سی ہے' دوہرے بیان والی' اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یاد خدا کی طرف رغبت میں۔
اَفَمِنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ وَ تَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ۔	تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھیل میں پڑے ہو۔

(سورہ النجم پ۲۷ آیت ۵۹' ۶۱)

سنن ابن ماجہ شریف "باب فی حسن الصوت بالقرآن" میں حضرت سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ فَاِذَا قَرَأْتُمُوْهُ فَابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكُوْا وَتَغَنَّوْا بِهٖ فَمَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔	قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا تھا۔ جب تم اس کی تلاوت کرو تو اس کے ساتھ رویا کرو۔ اگر رو نہ سکو تو رونے کی صورت بنالو اور اسے اچھی آواز سے پڑھو جو اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

طبرانی کی ایک روایت ہے "سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا وہ ہے جو غمگین ہو کر قرآن پڑھے۔ (مرقاۃ ج ۲، ص ۶۱۵)

طبرانی کی ایک اور روایت میں ہے "قرآن کو حزن اور ملال سے تلاوت کرو کیونکہ یہ حزن اور ملال کے لیے نازل ہوا ہے۔

مشکوٰۃ شریف اٰدابُ التِّلَاوَةِ کی دوسری فصل میں ہے۔

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز تھے اس وقت مجھے حکم فرمایا کہ میں تلاوت قرآن کروں۔ میں نے کہا میں آپ کو سناؤں حالانکہ آپ پر ہی قرآن نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں کہ کسی اور سے سنوں۔ لہذا میں نے سورہ نساء پڑھی۔ جب اس آیت تک پہونچا "کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں" (کنزالاعمال پ ۵، ع ۳)

حضور نے فرمایا بس اتنا ہی کافی ہے۔ میں نے حضور کی طرف نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔" (متفق علیہ)

ادب نمبر ۲۶: قرآن مجید کے آداب میں سے ہے کہ اس کو کمائی اور گذر اوقات کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ جس طرح کہ آجکل کی محافل قرأت میں اچھی قرأت کرنے پر روپے نچھاور کئے جاتے ہیں اس طرح قاری کو کافی رقم حاصل ہوتی ہے۔ جس آیت پر زیادہ روپے ملیں تو وہ اس آیت کو اور زیادہ لوچ کے ساتھ اور بار بار تلاوت کرتا ہے۔ جس طرح کہ نعت خواں حضرات جس نعتیہ شعر پر زیادہ داد ملتی ہے اس کو بار بار دھراتے ہیں جو قاری اور نعت خواں حضرات اس کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں وہ اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف "اٰدَابُ التِّلَاوَۃِ" کی تیسری فصل میں ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُّقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ.

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جن میں دیہاتی اور عجمی شامل تھے تلاوت قرآن میں مشغول تھے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ہم سے فرمایا: مشغول تلاوت رہو ہر شخص اچھا پڑھ رہا ہے۔ عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت ترتیل کے ساتھ اور صحیح انداز میں پڑھیں گے لیکن وہ اس قرأت کا اجر دنیا میں فوراً ہی چاہیں گے اور اس اجر کو آخرت

تک مؤخر نہیں کریں گے۔ (ابو داؤد، شعب الایمان)

مشکوٰۃ شریف اختلاف قرأت کا بیان کی تیسری فصل میں ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حصول معاش کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ہڈیاں ہوں گی گوشت کا نام نہ ہوگا۔ (شعب الایمان)

ادب نمبر ۲۷: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک کی کسی بھی آیت کو جو ایک دفعہ یاد کی ہو اسے بھلایا نہ جائے کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف "بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ" کی دوسری فصل میں ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کئے گئے یہاں تک کہ یہ کام بھی جو کہ کوڑا یا مٹی مسجد سے کوئی نکالتا ہے اور میرے سامنے میرے امتیوں کے گناہ بھی پیش کئے

گئے لیکن اس سے بڑا گناہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے کسی سورۃ یا آیت کو یاد کر کے اس کو بھلا دیا ہو۔ (ترمذی وابوداؤد)

مشکوٰۃ شریف اٰدَابُ التِّلَاوَۃِ کی دوسری فصل میں ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنِ امْرِیٍٔ یَّقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنْسَاہُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَجْزَمَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن کریم پڑھ کر بھول جائے وہ قیامت کے دن رب کریم سے حال جذام میں (کوڑھی ہو کر) ملے گا۔ (ابوداؤد، دارمی)

ادب نمبر۲۸: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک کو خطرے کی جگہ نہ لے کر جایا جائے کیونکہ اس طرح قرآن پاک کی بے حرمتی ہونے کا خدشہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف اٰدَابُ التِّلَاوَۃِ کی پہلی فصل میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی زمین پر سفر میں قرآن لے جانے سے منع فرمایا۔ (متفق علیہ)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ لَّا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَہُ الْعَدُوُّ۔

اور امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ قرآن کے ساتھ سفر نہ کرو مجھے اس

بات کا خوف ہے کہیں اس کو دشمن نہ قبضے میں کر لے۔(جس سے کہ بے حرمتی کا خطرہ ہے)

ادب نمبر ۲۹: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اس کی تلاوت اس جگہ اونچی آواز سے نہ کی جائے جہاں شور و غل بہت زیادہ ہوتا ہو مثلاً بازاروں' میلوں اور نجی محفلوں وغیرہ میں۔ان جگہوں پر آہستہ آواز سے پڑھنا بھی مکروہ ہے کیونکہ اس دوران مسلسل غور و فکر سے توجہ ہٹتی رہتی ہے۔پوری طرح خشوع و خضوع اور دوسرے آداب کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا جاسکتا۔

ادب نمبر ۳۰: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت ایسی جگہ بلند آواز سے نہ کی جائے جہاں زیادہ آدمی اکٹھے ہوں کیونکہ اس طرح تلاوت کرنے والا نہ خود پوری طرح توجہ دیتا ہے اور سننے والے بھی پوری توجہ نہیں دیتے۔ مثلاً جب مسجد میں کافی نمازی موجود ہوں اور آپ اونچی آواز سے تلاوت شروع کر دیں۔اسی طرح عرس اور فاتحہ کے موقع پر سب لوگ زور سے پڑھتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ہاں آہستہ سب پڑھ سکتے ہیں۔

ادب نمبر ۳۱: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جہاں چند آدمی قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہوں تو وہاں اپنی آواز کو اتنا بلند نہ کیا جائے کہ دوسرے کی تلاوت میں خلل پڑ جائے لیکن جب تنہا ہوں تو جتنی آواز سے لطف و سرور حاصل ہو اتنی اونچی آواز سے تلاوت کر سکتے ہیں۔

ادب نمبر ۳۲: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جب کوئی شخص

تلاوت کر رہا ہوں تو وہ تلاوت کے دوران دنیوی گفتگو اور مسئلے مسائل سے پرہیز کرے بلکہ اپنی پوری توجہ تلاوت قرآن' اس کا مفہوم سمجھنے اور عربی لب ولہجہ میں تجوید و قرأت کے ساتھ پڑھنے کی طرف رکھے۔ تلاوت قرآن پاک کے دوران دنیوی گفتگو کرنا کلام الٰہی کی توہین کرنا ہے کیونکہ اس طرح بندہ دنیاوی کاموں اور گفتگو کو کلام الٰہی پر ترجیح دے رہا ہوتا ہے۔

ادب نمبر ۳۳: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جب مختصر کام کے لیے اٹھنا پڑے تو قرآن پاک کو کھلا ہوا نہ چھوڑے بلکہ اسے بند کر کے جائے۔

تفسیر نعیمی جلد اول صفحہ ۲۱ میں ہے سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تلاوت کے دوران کسی سے کلام نہ فرماتے تھے

اور اگر کلام کرنا پڑ جائے تو کلام کے دوران قرآن شریف بند رکھے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے۔

ادب نمبر ۳٤: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ تلاوت کے دوران اگر جمائی آجائے تو اس کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس سے بدن میں کاہلی اور غنودگی سی طاری ہوتی ہے۔ جب جمائی آئے تو تلاوت کرنے سے رک جائے نیز جمائی آنے کے وقت اپنے منہ کو اپنے ہاتھ سے ڈھانپ دیں تاکہ شیطان منہ میں داخل نہ ہو سکے۔

اگر چھینک آئے تو الحمد للہ کہے۔ چھینک آنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس سے وہ ذرات اور بخارات خارج ہوتے ہیں جو امراض پیدا کرنے والے اور اعضاء کے کام کرنے میں رکاوٹ ڈالنے والے ہوتے ہیں۔

ادب نمبر۳۵: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اس سے فال نہ لی جائے، یہ مکروہ ہے کیونکہ بندہ جب فال لیتا ہے تو بعض اوقات ایسی آیت نکل آتی ہے جو اس کے مطابق نہیں جیسا کہ وہ سوچ رہا ہوتا ہے۔اس طرح اس میں قرآن مجید کا ادب واحترام کم ہوتا ہے جو کہ قرآن مجید کی توہین ہے۔

ادب نمبر۳۶: قرآن مجید فرقان حمید کے آداب میں سے ہے کہ عام روزہ مرہ زندگی میں اس کی آیات کو ایسے موقع محل کی جگہ استعمال کرنے سے پرہیز کیا جائے جو قرآن پاک کی اس آیت کا مقصود نہ ہو یہ قرآن پاک کی آیات کی توہین ہے۔

ادب نمبر۳۷: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قران پاک کو لیتے وقت اور کسی کو دیتے وقت دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا چاہے اور اسے کسی دوسرے شخص کی طرح پھینکنا نہیں چاہیے۔

ادب نمبر۳۸: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ ہر دن رات اس کی زیارت کی جائے کیونکہ قرآن مجید کی طرف دیکھنا بھی عبادت اور موجب ثواب ہے۔

ادب نمبر۳۹: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ تلاوت کرتے وقت جب وعید، عذاب، سزا، کوتاہی کا ذکر ہو تو وہاں آنسو جاری ہو جانا مستحب ہے اگر رونہ سکیں تو رونے کی صورت ہی بنالیں اور عذاب الٰہی والی آیت پڑھ کر عذاب الٰہی سے پناہ مانگنا چاہیے۔اپنے گناہوں سے معافی مانگنی چاہیے اور جن آیات میں

اللہ کی رحمتوں کا تذکرہ ہو' وہاں اللہ تعالیٰ سے رحمت اور فضل و کرم کی دعا مانگنا چاہیے۔

اگر کوئی آیت یا سورۃ زیادہ متاثر کرے تو اس کی بار بار تلاوت کرنی چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ سوز و گداز پیدا ہو۔

ادب نمبر ٤٠: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک کو تجوید و قرأت کے ماہر استاد سے پڑھا جائے کیونکہ غیر ماہر اساتذہ خود بھی بہت غلطیاں کرتے ہیں اور یہ غلطیاں اسی طرح اپنے شاگردوں میں منتقل کر دیتے ہیں اور جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتادے بشرطیکہ حسد اور کینہ پیدا نہ ہو۔

ادب نمبر ٤١: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جب بھی قرآن پاک کی تلاوت ختم کرے تو اس وقت صدق اللہ العظیم کہے اور احیاء العلوم امام غزالی میں ہے کہ ہر سورت کے تمام ہونے پر کہتا جائے۔

صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْحَیَّ الْقَیُّوْمَ۔

جب قرآن پاک کو ختم کریں تو اپنے گھر کے افراد کو اکٹھا کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کیونکہ اس وقت کی دعا قبول ہوتی ہے اور دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جائے۔ پھر حضور ﷺ پر درود بھیجا جائے اور پھر جامع دعا کی جائے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مَنْ خَتَمَ الْقُرْاٰنَ فَلَهٗ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ۔ (طبرانی)

جس نے قرآن پاک ختم کیا اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

ختم قرآن کے وقت کی جامع دعا قرآن پاک کے آخر میں لکھی ہوتی ہے' اسے ضرور پڑھا کریں۔ اس کے علاوہ بھی جو چاہے دعا مانگیں۔

تفسیر نعیمی صفحہ ۲۱ جلد اول میں مفتی احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں۔

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ قرآن کے ختم کے وقت اپنے اہل قرابت کو جمع فرماتے اور دعا کرتے تھے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جو قرآن پاک پڑھ کر حق تعالیٰ کی حمد کرے اور درود پڑھے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے تو رحمت الٰہی اس کو تلاش کرتی ہے۔ تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ قرآن پاک ختم کرتے ہی دوسری بار اس کو شروع کر دے یعنی سورہ فاتحہ پڑھ کر سورہ بقرہ مفلحون تک پڑھ لے پھر دعا مانگے۔"

گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اول شب کو کہ حدیث میں ہے کہ جس نے شروع دن میں قرآن مجید ختم کیا' شام تک فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جس نے ابتدائے شب میں ختم کیا صبح تک استغفار کرتے ہیں۔

اس حدیث کو دارمی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا تو

گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے وقت ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی۔

ادب نمبر ٤٢: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جب قرآن پاک ختم ہو تو اسی وقت پھر سے اسکا آغاز کر دیا جائے۔ ترمذی شریف ابواب القرأت میں ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ۔ (هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین عمل کیا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا منزل میں اترنے اور کوچ کرنے والا۔ (یعنی جو شخص قرآن مجید ختم کرے پھر شروع کرے اور اسی طرح کرتا رہے) یہ حدیث غریب ہے۔

ادب نمبر ٤٣: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک پر کوئی اور کتاب، قلم یا عینک وغیرہ نہ رکھے، یہ قرآن پاک کے ادب واحترام کے خلاف ہے۔ جب مختلف قسم کی کتابیں اکٹھی ہوں تو طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے عام کتابیں رکھیں، پھر حدیث کی کتابیں رکھے اور پھر ان سب کے اوپر قرآن پاک رکھے۔ اگر قرآن پاک کسی صندوق میں ہو تو اس کے اوپر کپڑے وغیرہ نہ رکھے جائیں۔

ادب نمبر ٤٤: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جب قرآن مجید کی آیات کو شفا حاصل کرنے کے لیے پانی وغیرہ پر دم کر کے پئے یا پانی میں گھول کر پئے تو اس کے بچے ہوئے پانی کو کسی ناپاک جگہ پر نہ گرائے۔

ادب نمبر ٤٥: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی ایسی چیز مثلاً آیات قرآنی کا تعویذ' اسلامی احکام کا کتابچہ وغیرہ جس میں آیات قرآنی درج ہوں تو اس کو لے کر بیت الخلاء میں داخل نہ ہوں بلکہ انہیں باہر رکھ کر بیت الخلاء میں جائیں اور اگر تعویذ وغیرہ چمڑے یا چاندی وغیرہ میں ملفوف ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

ادب نمبر ٤٦: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک کی آیات کو زیب و زینت اور زیبائش کے لیے در و دیوار اور محرابوں پر لکھنا مکروہ ہے کیونکہ جب قلعی وغیرہ گرے گی تو وہ پاؤں کے نیچے آسکتی ہے جس سے قرآن کی توہین ہوتی ہے اور اگر نصیحت کے لیے قرآنی آیات کسی ایسی چیز پر لکھ کر آویزاں کی جائیں کہ وہ اونچی لگی ہوں اور اس کا رنگ وغیرہ نہ گرے تو جائز ہے۔ اخبارات و رسائل وغیرہ میں جو آیات چھاپتے ہیں انہیں فوراً بند کر دینا چاہیے۔ یہ اخبارات و رسائل جب پرانے ہو جاتے ہیں یا تو بطور ردی استعمال کئے جاتے ہیں تو عام پبلک جگہوں' سڑکوں' بازاروں میں لوگوں کے پاؤں کے نیچے آتے ہیں جس سے قرآنی آیات کی توہین ہوتی ہے جب کسی کو اس طرح کوئی آیت قرآن مجید زمین پر پڑی نظر آئے تو اس اخبار کاغذ وغیرہ کو اٹھا کر محفوظ جگہ پر رکھ دینا چاہیے۔

ادب نمبر ٤٧: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جب اس کے اوراق بوسیدہ ہو جائیں تو انہیں پاک جگہ دفن کر دیا جائے جس طرح کہ مسلمان کی میت کو دفن کر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے بوسیدہ اوراق کو جلایا نہ جائے۔

ادب نمبر ٤٨: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت تختی یا سلیٹ پر لکھی جائے تو اس کو تھوک سے نہ مٹائے بلکہ اس کو پانی سے دھونا چاہیے اور اس پانی کو کسی پاک جگہ ڈال دینا چاہیے جہاں وہ پانی پاؤں وغیرہ کے نیچے نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو یا حضور ﷺ کے نام کو تھوک سے مٹانا توہین کلام الٰہی اور توہین نبی علیہ السلام ہے۔

ادب نمبر ٤٩: قرآن پاک کے آداب میں ہے کہ قرآن پاک کو جلی حروف، خوشخط اور عربی رسم الخط میں لکھا جائے اور اچھا کاغذ استعمال کیا جائے۔

ادب نمبر ٥٠: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ قرآن پاک کو چھوٹی تقطیع پر نہ لکھا جائے کیونکہ جو قرآن پاک تعویذی سائز، جیبی سائز میں باریک قلم سے لکھا گیا ہو گا یا چھپے گا تو اس کے حروف واضح نہ ہوں گے جو صحیح طرح سے پڑھے نہ جائیں گے۔

ادب نمبر ٥١: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اسے کسی ایسی چیز سے نہ لکھا جائے جس میں حرام چیز کی ملاوٹ کی گئی ہو۔ یعنی جس روشنی یا سیاہی سے قرآن مجید لکھا جائے اس میں کسی نجس یا ناپاک چیز کی ملاوٹ نہ ہو۔

ادب نمبر ٥٢: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جہاں کوئی شخص علم

دین پڑھ رہا ہو یا طالب علم، علم دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ کرتے ہوں وہاں بھی بلند آواز سے قرآن پاک نہ پڑھا جائے۔

ادب نمبر ۵۳: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ سر ڈھانپ کر اس کی تلاوت کی جائے۔ قرآن حکیم دیکھ کر پڑھتے وقت سر کا ڈھانپنا افضل عمل ہے۔ ننگے سر پڑھنے سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ یہ خلاف ادب ہے۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بچپن میں قرآن مجید کے اوراق کو دیکھ کر ننگے سر تلاوت فرمارہے تھے تو سیدہ عالم فاطمۃ الزھرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

"بیٹا ننگے سر قرآن مجید نہیں پڑھا کرتے۔" (آداب تلاوت مرزا ریاض احمد)

ادب نمبر ۵۴: قرآن پاک کے آداب میں اس پر فکر و تدبر اور اس کے اسرار و رموز تک رسائی ضروری ہے لیکن قرآن فہمی کے لیے صرف اپنے فہم و ذکاء اور علم و دانش پر ہی بھروسہ نہ کرے بلکہ مستند تفاسیر کی طرف رجوع کیا جائے تاکہ قرآن پاک کے مفہوم اور موقع محل کو چھوڑ کر گمراہ نہ ہو جائے۔

ادب نمبر ۵۵: قرآن پاک کے آداب میں ہے کہ جب قرآن لایا جائے تو اس کے لیے اٹھنا مستحب ہے جس طرح کہ علماء اور فضلاء کے لیے اٹھنا مستحب ہے تو قرآن کے لیے تو اولیٰ ہوا۔

(التبیان فی اداب حملۃ القرآن مصنفہ امام نووی شارح مسلم شریف)

ختم قرآن کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے بشرطیکہ وہ دن ایسا نہ ہو کہ روزہ رکھنے کی اس دن ممانعت ہے۔ (بحوالہ التبیان فی اداب حملۃ القرآن)

ادب نمبر ٥٦: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ دوران تلاوت اگر استنجا خانے جانے کی حاجت ہو تو قرأت سے رک جائے اور حاجت سے فارغ ہو کر دوبارہ وضو کر کے قرأت کرے۔

ادب نمبر ٥٧: قرآن پاک کے آداب میں ہے کہ ایک مجلس میں قرأت سبعہ میں سے (جس پر کہ تمام کا اتفاق ہے) جس قرأت میں شروع کرے اسی پر ختم کرے اور قرأت شاذ میں قرأت نہ کرے۔

ادب نمبر ٥٨: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جہاں کسی لفظ کے صحیح نہ پڑھنے کا شک ہو کسی دوسرے سے پوچھ لے اگر کوئی بتانے والا نہ ہو تو ما قبل کو پڑھ کر چپ ہو جائے اور آگے نہ پڑھے۔

ادب نمبر ٥٩: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اس کی تلاوت کثرت سے کی جائے۔ قرآن کریم کی قرأۃ اور تلاوت میں کثرت کرنا مستحب ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ طریقہ اپنانے والوں کی تعریف کرتے ہوئے بیان فرمایا

يَتْلُوْنَ آيَاتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ — وہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں۔

اور صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے۔

لَاحَسَدَ اِلاَّ فِیْ اِثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَیَقُوْمُ بِهٖ آنَآءَ الَّیْلِ وَآنَآءَ النَّهَارِ۔ — حسد جائز نہیں مگر دو میں۔وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا فرمایا ہو اور رات اور دن کے وقت اس کی تلاوت کرتا ہو۔

اور امام ترمذی نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث نقل کی ہے۔

يَقُولُ الرَّبُّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ وَذِكْرِیْ عَنْ مَسْأَلَتِیْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِیَ السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ خَلْقِهٖ۔

رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں جسے قرآن اور میرے ذکر نے سوال سے مشغول رکھا۔ میں اسے اس سے افضل عطا فرماتا ہوں جو سوال کرنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام اللہ کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو اپنی ساری مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

نَوِّرُوْا مَنَازِلَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ۔ اپنے گھروں کو نماز اور قراۃ قرآن سے منور کرو۔

ادب نمبر ۶۰: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ جب سجدہ کی آیت آئے تو تلاوت کرنے والا سجدہ کرے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے اور ہائے ہلاکت کہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتا ہے ہائے میری ہلاکت ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو وہ سجدہ ریز ہو گیا اور اس کو جنت مل گئی اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اس لیے میرے حصہ میں جہنم ہے۔ (الترغیب والترہیب ص ۲۷۳ ج ۲۔ مسلم ابن ماجہ بزار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ)

حسب ذیل قرآنی سورتوں میں کل چودہ سجدے ہیں۔

(۱) الاعراف (۲) الرّعد (۳) النحل (٤) بنی اسرائیل (٥) مریم (٦) الحج (٧) الفرقان (٨) النمل (٩) الم تنزیل (١٠) ص (١١) حم السجدہ (١٢) نجم (١٣) الانشقاق (١٤) اقرأ (علق)

آیت سجدہ آئے تو تلاوت کرنے والے اور آواز سے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ حدیث میں ہے تلاوت کرنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ ہے۔ (ہدایہ ص ۱۴۶ ج ۱)

سجدہ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو نماز میں ہی فوراً سجدہ تلاوت واجب ہے' تاخیر کرنا گناہ ہے۔ سجدہ تلاوت میں نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ تشہد اور نہ سلام۔ ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت بار بار پڑھی یا سنی تو ایک ہی سجدہ واجب ہو گا۔

(دین مصطفےٰ ﷺ ص ۵ ۷ ۲ ' جنتی زیور ص ۲۱۵)

اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی تو فوراً ہی سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے ہاں بہتر یہ ہے کہ فوراً ہی کرے اور وضو ہو تو دیر کرنی مکروہ تنزیہی ہے۔ (در مختار ج ۱ ص ۵۱۷

شرائط سجدہ شرائط نماز ہی کی طرح ہیں۔ ستر عورت' استقبال قبلہ' بدن اور کپڑے کا نجاست اور حدث سے پاک ہونا' نیت کرنا' کھڑے ہو کر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جانا اور تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا مستحب ہے۔

اور جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً کلام'

سلام وغیرہ۔

اگر کسی کے ذمہ بہت سے سجدے تلاوت کے باقی ہوں تو ان کو اب ادا کرلے اور اگر کبھی ادا نہ کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

اگر پورا قرآن مجید پڑھ لیا لیکن آیات سجدہ پر سجدے نہیں کئے تو مکمل قرآن ختم کر کے چودہ سجدے ادا کرے۔

اگر ماضی میں زیادہ دفعہ قرآن مجید پڑھا ہو تو جتنی دفعہ پڑھا ہو ان کا حساب لگا کر سجدے ادا کرے۔

آیت سجدہ پڑھنے والے پر الگ اور سننے والے پر الگ سجدہ کرنا واجب ہے۔ پڑھنے والا سننے والے کی طرف سے سجدہ ادا نہیں کر سکتا۔

آیت سجدہ دیکھنے سے سجدہ نہیں پڑتا بلکہ آیت سجدہ کی تلاوت کریں تو سجدہ واجب ہوتا ہے۔

ریڈیو اور ٹی وی پر آیت سجدہ سنے تو احتیاطاً سجدہ تلاوت ادا کرے۔ نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور فوراً سجدہ ادا نہ کیا تو نماز کے بعد سجدہ ادا نہ ہوگا اب سوائے توبہ د استغفار کے کوئی صورت معافی کی نہیں

اور دوران تلاوت جہاں آیت سجدہ آنے پر سجدہ کیا جائے وہاں یہ بھی ہے کہ اس میں جس قسم کا بیان اور تذکرہ ہو' سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد اسی کے مطابق دعا مانگے۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ اہل ایمان واہل قرآن کو گذشتہ اقوام کے مقابلے میں اللہ کا فرمانبردار' وفا شعار د اطاعت گزار ثابت کیا جائے کیونکہ ان میں سے بعض وہ

مقامات ہیں جہاں کسی قوم کی سرکشی وبغاوت اور نافرمانی کا ذکر آتا ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ تکبر کی وجہ سے رب تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے سامنے نہ جھکی اور ابلیس کی طرح اکڑ کر کھڑی رہی۔ مومن کو چاہیے کہ وہ ان سرکش اقوام کے برعکس بارگاہ ربوبیت میں اپنی بندگی اور عجز و نیاز کا اظہار کرے اور ان کی سرکشی کا ذکر سنتے ہی جھک جائے اور اس عمل کے علاوہ زبان سے بھی اپنی بندگی کا اقرار کرے اور پہلی اقوام کے عمل سے بیزاری ظاہر کرے۔

ادب نمبر ۶۱: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ تلاوت قرآن پاک کو قرب الٰہی کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہونے کا عقیدہ رکھا جائے۔ جس طرح نفل عبادت کسی طرح بھی فرض عبادت کے برابر نہیں ہو سکتی، اسی طرح تمام اذکار سے افضل تلاوت قرآن پاک ہے۔ دوسرے اذکار کو تلاوت قرآن پاک سے افضل سمجھنے والا نفل عبادت کو فرض عبادت سے افضل سمجھنے والے کی طرح ہے۔

ادب نمبر ۶۲: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ سابق تفاسیر کے ساتھ جدید تقاضوں کے مطابق بھی اس کے تفسیری نکات بیان ہوں تاکہ ہر دور کے انسان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ قرآن تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ قرآن میں ہر دور کے مسائل کا حل ہے۔

صرف سابق تفاسیر پر ہی قناعت نہ کر لی جائے بلکہ جدید تفاسیر کا بھی مطالعہ کیا جائے اور قرآن پاک کی افادیت کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جائے۔ قرآن پاک کے عجائبات اور غرائب پر مدلل کتابیں تالیف کی جائیں۔ تمام کلاموں پر اس کی

افضلیت پر کتابیں لکھی جائیں۔

ادب نمبر ۶۳: قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ کلام الٰہی کی قوت و تاثیر کے سب سے زیادہ ہونے کا یقین ہو۔ کسی شاعر 'ادیب' مقرر کے کلام میں وہ تاثیر نہیں جو کلام الٰہی میں ہے۔ یہ ہر درد کی دوا ہے۔ جہاں اس کے اثر سے ظاہری مرض دور ہو جاتے ہیں۔ وہاں باطنی امراض بھی دور ہو جاتے ہیں۔ کوئی ڈاکٹر قلب کی صفائی نہیں کر سکتا لیکن کلام الٰہی کی برکت سے قلبی طہارت بھی حاصل ہوتی ہے۔ تلاوت قرآن مجید روح کی غذا ہے۔ یہ کلاموں کا سردار ہے۔ اس کی تلاوت سب سے افضل عبادت ہے۔

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اے اللہ! ہمیں قرآن پاک کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ریا سے محفوظ فرما۔ اے اللہ! ہمیں قرآن پاک کے مفہوم کو سمجھنے اور اس پر صدق دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں قرآن پاک سے انس عطا فرما۔ اے اللہ! ہماری قرأت کو خوبصورتی اور ہمیں اخلاص عطا فرما تاکہ قرآن ہم پر لعنت نہ کرے۔ اے اللہ! ہمیں قرأت میں خشوع و خضوع، غور و فکر اور تدبر عطا فرما۔

آمِيْنَ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﷺ

بندہ ناچیز طالب شفاعت نبی کریم ﷺ

محمد نعیم اللہ خاں

مآخذ

کتب جن سے استفادہ کیا گیا

نام کتاب	مصنف	پبلشرز
فضائل قرآن	مولانا افتخار احمد قادری مصباحی	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
ضیاء علوم القرآن فی ترجمہ	تالیف: الشیخ السید محمد بن علوی مالکی (مکہ مکرمہ)	شبیر برادرز لاہور
زبدۃ الاتقان (امام جلال الدین سیوطی کی تصنیف "الاتقان" کا خلاصہ	ترجمہ: علامہ مولانا محمد انور مگھالوی استاذ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ	
آخری پیغام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	سرہند پبلی کیشنز کراچی
قرآنی علوم	عبدالواجد قادری	پروگریسو بکس لاہور
قرآنی تعلیم	عبدالواجد قادری (اول، دوم)	شبیر برادرز لاہور
عزم نو قرآن پاک نمبر	مدیر اعلیٰ: پروفیسر محمد حسین آسی	گورنمنٹ ڈگری کالج شکر گڑھ کا مجلہ
عرفان القرآن	سید غلام دستگیر نقشبندی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی
شان قرآن	محمد معراج الاسلام بی۔اے	= = =
علم القرآن	فاتح عیسائیت حضرت علامہ الحاج ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب	مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال
انوار فضائل قرآن	علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری	مسلم کتابوی لاہور
قرآن اور صاحب قرآن	محمد نعیم گوروی	حصہ اول: کرم پبلی کیشنز لاہور حصہ دوم: صفہ اکیڈمی لاہور
حافظ قرآن امام الانبیاء ﷺ کی نظر میں	محمد کریم سلطانی	مکتبہ صبح نور فیصل آباد
آداب تلاوت	مرزا ریاض احمد	= = =
بہار قرآن (رسالہ)	مولانا محمد زاہد رضا قادری رضوی	انجمن انوار القادریہ کراچی

علم القرآن	مفسر قرآن شارح مشکوٰۃ حضرت علامہ الحاج مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
دین مصطفیٰ ﷺ	شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی	
سنی بہشتی زیور	علامہ مفتی محمد خلیل خان برکاتی	فرید بک سٹال لاہور
جنتی زیور	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی	فرید بک سٹال لاہور
بہار شریعت	حضرت علامہ امجد علی اعظمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

پیارے بھائیو! انہیں پہچانیئے

حافظ عمادالدین اسماعیل بن کثیر دمشقی متوفی ۷۷۴ھ تلمیذ ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ اپنی مشہور و معتبر تصنیف ابن کثیر میں اس آیت مبارکہ واتل علیھم نبا الذی اتیناہ ایاتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطن فکان من الغوین. (الاعراف ۱۷۵) کے تحت فرماتے ہیں۔

عن حذیفة بن الیمان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان مما اتخوف علیکم رجل قرأ القرآن حتی اذا رویت بهجته علیه وکان رداءه الاسلام اعتراه الی ماشاء الله انسلخ منه ونبذه وراء ظهره وسعی علی جاره بالسیف ورماه بالشرك' قال قلت یانبی الله ایهما اولی بالشرك؟ المرمی او الرامی؟ قال بل الرامی.

(صحیح ابن حبان ۲٤۸/۱ (برقم ۸۱) مسند البزار کشف الاشار ۹۹/۱ (برقم ۱۷۵) مشکل الآثار ۳۲٤/۲ (برقم ۸٦٥) والمعجم الکبیر ۸۸/۲۰ (برقم ۱٦٩) ومسند الشامیین ۲٥٤/۲ (برقم ۱۲۹۱) کتاب المعرفة والتاریخ للمسنوی ۳٥۸/۲ عن معاذ بن جبل)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہو گی تو اسے اللہ جدھر چاہے گا ھکادے گا وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا اور اس پر شرک کے طعنے مارے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی شرک کا زیادہ حق دار کون ہو گا۔ جس پر شرک کی تہمت لگائی جائے گی یا شرک کی تہمت لگانے والا تو آپ ﷺ نے فرمایا "بلکہ شرک کی تہمت لگانے والا شرک کا زیادہ حق دار ہو گا۔"

٧٨٦

مکتبہ فیضان اولیاء کی جلد چھپ کر منظر عام پر آنے والی کتب

سرورِ کونین ﷺ کی بشریت و نورانیت

مصنف: محمد نعیم اللہ خاں

بی ایس سی' بی ایڈ

ایم اے اردو' پنجابی' تاریخ

مختصر شرح سلام رضا

مصنف: محمد نعیم اللہ خاں

بی ایس سی' بی ایڈ

ایم اے اردو' پنجابی' تاریخ

گناہ اور ان کی سزائیں

مصنف: محمد نعیم اللہ خاں

بی ایس سی' بی ایڈ

ایم اے اردو' پنجابی' تاریخ

دعوتِ انصاف

مصنف: محمد نعیم اللہ خاں

بی ایس سی' بی ایڈ

ایم اے اردو' پنجابی' تاریخ

(یہ کتاب چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے)

دور حاضر کے مشہور و معروف نعتیہ مجموعے

صدقہ حضور دا

مؤلف: خالد محمود عطاری

صفتاں سوہنے دیاں

مؤلف: خالد محمود عطاری

مدینے کا جلوہ

مؤلف: خالد محمود عطاری

اکھاں دی ٹھنڈ

مؤلف: خالد محمود عطاری

بہانہ بخشش

مؤلف: خالد محمود عطاری

کرم کے بادل

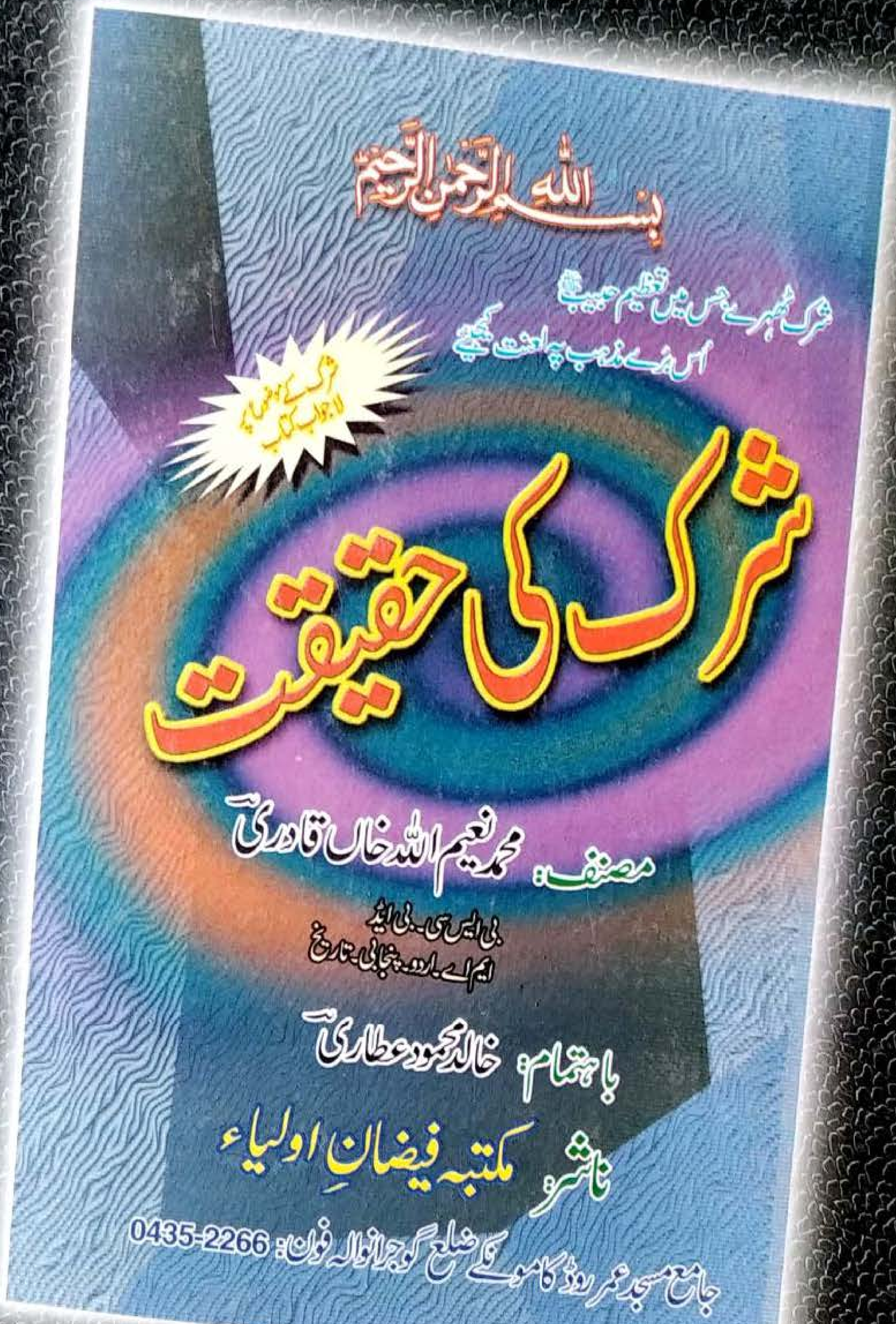
مؤلف: خالد محمود عطاری

پروانہ بخشش

مؤلف: محمد عبید الرضا عطاری

عندلیب مدینہ

مؤلف: خالد محمود عطاری



آج ہی طلب فرمائیں